رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشروبات اور ان کے استعمال کا طریق کار

حافظ محمد شہباز حسن *

حفظانِ صحت اور بقائے حیات کے لیے مشروبات انسان کی لابدی بدنی ضرورت ہیں۔ پیدائش سے لے کر تا دمِ واپسیں انسان روزانہ کئی کئی بار مشروب استعمال کرتا ہے۔ تمام زندہ چیزوں کی زندگی مشروبات کی مرہونِ منت ہے، چنانچہ تمام مشروبات میں سب سے زیادہ دستیاب شدہ مشروب پانی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ(۱)

"اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز بنائی۔"

پانی اور دیگر قدرتی مشروبات کے بغیر انسان کا کوئی چارہ نہیں لہٰذا جب انسان ان کو لامحالہ استعمال کرتا ہی ہے تو ان کو اگر نبی کریم کے طریق کار کے مطابق استعمال کر لیا جائے تو جہاں انسان کی حاجت برآری ہو گی وہاں اجر و ثواب بھی ملے گا۔ صحابہ کرام حوائج ضروریہ کی تکمیل میں بھی نبی کریم کی ہر ہر ادا پر عمل کرنے کی بھرپور سعی کرتے، حضرت انس کدو کھانا اس لیے پسند کرتے تھے کہ انھوں نے ایک دفعہ دیکھا کہ نبی سالن میں سے کدو کے ٹکڑے اٹھا کر تناول فرما رہے تھے۔(۲)

جن مشروبات کو نبی کریم نے پیا، اس مقصد کے لیے جس طرح کے برتنوں کو آپ نے استعمال کیا اور مشروبات پینے کے لیے جو بھی طریقہ استعمال کیا محب صادق ان اشیاء اور اداؤں سے عقیدت و الفت رکھتا ہے۔ نبی کریم کے مشروبات، ان کے استعمال کا طریق کار اور اس مقصد کے لیے استعمال ہونے والے برتنوں کی تفصیل ملاحظہ کیجیے:

نبی کریم کے پسندیدہ مشروبات

اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ قدرتی مشروبات تین ہیں: (۱) پانی (۲) دودھ (۳) شہد۔

(۱) پانی

پانی اللہ تعالیٰ کی انتہائی قیمتی نعمت ہے جس کے بغیر تصور حیات محال ہے، انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جہاں پانی کی حکمرانی نظر نہ آتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس عظیم نعمت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ- ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ- لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ(۳)

"پھر کیا تم نے دیکھا وہ پانی جو تم پیتے ہو؟ کیا تم نے اسے بادل سے اتارا ہے، یا ہم ہی اتارنے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے سخت نمکین بنا دیں، پھر تم شکر ادا کیوں نہیں کرتے؟"

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَّ اَسْقَيْنٰكُمْ مَّاءً فُرَاتًا(۴)

"اور ہم نے تمھیں نہایت میٹھا پانی پلانے کے لیے دیا۔"

نبی کریم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی مرغوب تھا، چنانچہ حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ کے پاس مدینہ کے تمام انصار میں سے سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ مال بیر حاء کا باغ تھا۔ یہ مسجد نبوی کے

* ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

سامنے تھا۔ (۵)

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها ويشرب من ماء فيها طيب. (۶)

اور رسول اللہ وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا عمدہ پانی پیتے تھے۔"

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں:

كان احب الشراب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الحلو البارد. (۷)

"رسول اللہ کو ٹھنڈا اور میٹھا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔"

ٹھنڈے سے مراد معتدل (نارمل) ٹھنڈا مراد ہے، کیونکہ اس زمانے میں ریفریجریٹر نہیں ہوتے تھے جو کہ پانی کو یخ ٹھنڈا (کولڈ) کردیتے ہیں۔ اسی طرح میٹھے مشروب سے مراد وہ مشروب ہے جو کھارا نہ ہو بلکہ پینے کے لیے خوشگوار ہو۔ میٹھے مشروب سے مراد شربت نہیں ہے۔

صاف اور عمدہ پانی کا اہتمام کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، چنانچہ حضرت عائشہ ﷺ بیان کرتی ہیں:

ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يستعذب له الماء من بيوت السقيا.

"نبی کے لیے میٹھا پانی سقیا کے گھروں سے لایا جاتا تھا۔"

قتیبہ کہتے ہیں کہ سقیا ایک چشمے کا نام تھا جو مدینے سے دو دن کی مسافت پر تھا۔ (۸)

ایک مرتبہ نبی کریم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے ساتھ ایک انصاری صحابی (ابو ہیثم بن تیہان) کے گھر گئے اور ان کے پاس سے کھجوریں کھائیں، بکری کا گوشت کھایا اور پانی پیا۔ حتیٰ کہ شکم سیر اور سیراب ہوگئے تو رسول اللہ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔ (۹)

حضرت عائشہ نے حضرت عروہ سے فرمایا: میرے بھانجے! نبی کے عہد مبارک میں (یہ حال تھا کہ) ہم ایک چاند دیکھتے، پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا دیکھتے، اسی طرح دو مہینے گزر جاتے اور رسول کریم کے گھروں میں (کھانا پکانے کے لیے) آگ نہ جلتی تھی۔ میں نے پوچھا: خالہ اماں! پھر آپ لوگ زندہ کس طرح رہتے تھے؟ آپ نے فرمایا: الاسودان: التمر والماء: صرف دو کالی چیزوں کھجور اور پانی پر۔ (۱۰)

ایک اور روایت یوں ہے کہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں:

انا كنا ال محمد صلى الله عليه وسلم لنمكث شهرا مانستوقد بنار، ان هو الا التمر والماء.(۱۱)

"ہم آل محمد ایک ماہ تک اس حالت میں رہتے تھے کہ آگ نہیں جلاتے تھے بس کھجور اور پانی پر گزر ہوتی تھی۔"

زمزم کے پانی کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباس بیان کرتے ہیں:

سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم من زمزم فشرب قائما، واستسقى وهو عند البيت.(۱۲)

"میں نے رسول اللہ کو زمزم پلایا تو آپ نے کھڑے کھڑے پیا، آپ نے (اس وقت) پانی مانگا تھا (جب) آپ بیت اللہ کے پاس تھے۔"

ایک دفعہ ایک مہمان کی آمد پر آپ نے تمام امہات المومنین کے گھروں سے مہمان نوازی کے لیے پتا کروایا تو سب گھروں میں سوائے پانی کے کچھ نہ ملا تو پھر اس مہمان کی میز بانی حضرت ابو طلحہ انصاری نے کی۔ (۱۳)

(۲) دودھ

دوسرا اہم قدرتی مشروب دودھ ہے، یہ قدرت الٰہی کا شاہکار ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً. نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ. (۱۴)

''اور بلاشبہ تمھارے لیے چوپائوں میں یقیناً بڑی عبرت ہے، ہم ان چیزوں میں سے جو ان کے پیٹوں میں ہیں، گوبر اور خون کے درمیان سے تمھیں خالص دودھ پلاتے ہیں، جو پینے والوں کے لیے حلق سے آسانی سے اتر جانے والا ہے۔''

دودھ سے رغبت انسانی فطرت میں شامل ہے، جیسا کہ حدیث معراج میں ہے، نبی کریمنے فرمایا:

واتيت بثلاثة اقداح، قدح فيه لبن وقدح فيه عسل وقدح فيه خمر فاخذت الذى فيه اللبن فشربت فقيل لى اصبت الفطرة انت وامتک. (۱۵)

''اور میرے پاس تین پیالے لائے گئے، ایک پیالے میں دودھ تھا، دوسرے میں شہد تھا اور تیسرے میں شراب تھی۔ میں نے وہ پیالہ لیا جس میں دودھ تھا اور پیا۔ اس پر مجھے کہا گیا کہ آپ نے اور تمہاری امت نے اصل فطرت کو پالیا۔''

حضرت براء بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم مکہ مکرمہ سے تشریف لائے تو ابوبکر آپ کے ساتھ تھے۔ ابوبکر نے کہا کہ (راستہ میں) ہم ایک چرواہے کے قریب سے گزرے۔ رسول اللہ پیاسے تھے، پھر میں نے ایک پیالے میں (چرواہے سے پوچھ کر) کچھ دودھ دوہا۔ آپ نے وہ دودھ پیا اور اس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی۔ (۱۶)

بعض صحابہ کرام نبی کریم کو بطور ہدیہ دودھ پیش کرتے تھے۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی ابوحمید ساعدی مقام نقیع سے ایک برتن (پیالے) میں دودھ نبی کریم ﷺ کے لیے لائے تو نبی نے فرمایا:

الا خمرته ولو ان تعرض عليه عودا. (۱۷)

''اسے ڈھک کر کیوں نہیں لائے، اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے۔''

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ انصار میں سے کچھ (گھرانے) رسول اللہ کے ہمسائے تھے اور انھیں دودھ دینے والی اونٹنیاں ملی ہوئی تھیں، وہ ان کے دودھ میں سے کچھ رسول اللہ کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تھے تو آپ ﷺ وہ ہمیں (بھی) پلا دیتے تھے۔ (۱۸)

نبی کریم ﷺ نے دودھ کے لیے خود بھی بکریاں رکھی ہوئی تھیں، حضرت مقداد اور ان کے دو رفقاء کو نبی کریم ﷺ نے اپنا مہمان بنایا۔ اس وقت آپ کے پاس تین بکریاں تھیں، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

احتلبوا هذا اللبن بيننا. ''تم لوگ مشترکہ طور پر ہم سب کے لیے ان کا دودھ نکالا کرو۔''

یہ سلسلہ اس طرح چلتا رہا کہ یہ تینوں صحابہ اپنے حصے کا دودھ پی لیا کرتے اور نبی کریم ﷺ کا حصہ کا ایک برتن میں ڈھانپ کر رکھ دیتے۔ ایک دن مقداد ایک وسوسے کی بنا پر نبی کریم کے حصے کا دودھ پی گئے۔ جب نبی کریم رات کو گھر واپس تشریف لائے اور دودھ پینے کے لیے برتن کا ڈھکن کھولا تو اس میں کچھ بھی نہ تھا تو آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ.

''اللہ! جو مجھے کھلائے اسے کھلا دیجیے اور جو مجھے پلائے اسے پلا دیجیے۔''

دودھ مکمل غذا ہے جو پینے کی ضرورت کے ساتھ ساتھ کھانے کی ضرورت کو بھی پورا کرتا ہے۔

اس لمبی حدیث میں ہے کہ بعد ازاں حضرت مقداد نے ان بکریوں کو دیکھا تو ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے، انھوں نے ایک برتن میں ان کا دودھ دوہا اور نبی کریم کو پیش کیا۔ آپ نے اس میں سے دودھ پی کر برتن حضرت مقداد کو واپس کر دیا۔ حضرت مقداد نے دوبارہ نبی کریم سے عرض کیا کہ اور پی لیجیے، آپ ﷺ نے پھر پیا حتیٰ کہ خوب سیر ہوگئے۔ (۱۹)

نبی کریم ﷺ ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ کو ساتھ لے کر گھر تشریف لے گئے تو گھر میں کسی نے دودھ کا پیالہ بطور ہدیہ بھیجا ہوا تھا۔ نبی کریم نے ابوہریرہ کے ذریعے سب اصحاب صفہ کو بلایا اور انھیں دودھ پلوایا حتیٰ کہ سب سیر ہوگئے، پھر ابوہریرہ سے فرمایا کہ بیٹھ کر پی لیجیے، آپ نے انھیں اس قدر دودھ پلایا کہ مزید پینے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی، آخر میں انھوں نے وہ پیالہ نبی کریم ﷺ کو دے دیا،

فحمد الله وسمى وشرب الفضلة. (۲۰)

”آپ نے اللہ کی حمد بیان کی، بسم اللہ پڑھی اور بچا ہوا (دودھ) پی لیا۔“

حضرت ام الفضل بیان کرتی ہیں کہ عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزہ کے بارے میں صحابہ کرام کو شبہہ تھا۔ اس لیے میں نے آپ کے لیے ایک برتن میں دودھ بھیجا تو آپ نے اسے پی لیا۔ (۲۱)

کلی کرنا مستحب اور افضل ہے، لازم نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دودھ پیا مگر اس کے بعد کلی کی نہ وضو کیا اور نماز پڑھ لی، (۲۲) چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے دودھ پیا، پھر کلی اور فرمایا کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ (۲۳)

بعض واقعات میں ہے کہ نبی کریم نے دوسروں کو دودھ پیش کیا، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں: میں اور خالد بن ولید (دونوں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے گھر میں داخل ہوئے، وہ ایک برتن لے کر ہم لوگوں کے پاس آئیں، اس برتن میں دودھ تھا۔ میں آپ کے دائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور خالد آپ کے بائیں طرف تھے، آپ نے دودھ پیا پھر مجھ سے فرمایا: ”پینے کی باری تو تمہاری ہے، لیکن تم چاہو تو اپنا حق (اپنی باری) خالد بن ولید کو دے دو؟ میں نے کہا: آپ کا جوٹھا پینے میں اپنے آپ پر میں کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا، پھر رسول اللہ نے فرمایا: جسے اللہ کھانا کھلائے اسے کھا کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ.

”اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دیجیے اور ہمیں یہ مزید اچھا کھلائیے۔“

اور جسے اللہ دودھ پلائے اسے کہنا چاہیے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ.

”اللہ! ہمیں اس میں برکت دیجیے اور یہ (دودھ) ہمیں اور زیادہ دیجیے۔“ (۲۴)

(۳) شہد

ایک قدرتی مشروب شہد ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا يَعْرِشُوْنَ. ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا. يَخْرُجُ مِن بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُه فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ. اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ.(۲۵)

اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ کچھ پہاڑوں میں سے گھر بنا اور کچھ درختوں میں سے اور کچھ اس میں سے جو لوگ چھپّر بناتے ہیں۔ پھر ہر قسم کے پھلوں سے کھا، پھر اپنے رب کے راستوں پر چل جو مسخر کیے ہوئے ہیں۔ ان کے پیٹوں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں، اس میں لوگوں کے لیے ایک قسم کی شفا ہے۔ بلا شبہ اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً ایک نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

ایک شخص کا پیٹ خراب تھا، نبی کریم کے حکم سے اسے چند بار شہد پلایا گیا تو وہ تندرست ہو گیا۔(۲۶)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزوں میں شفاء ہے۔ پچھنا لگوانے میں، شہد پینے میں اور آگ سے داغنے میں مگر میں اپنی امت کو آگ کے داغنے سے منع کرتا ہوں۔(۲۷)

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں:

كان النبى صلى الله عليه وسلم يعجبه الحلواء والعسل. (۲۸)

"نبی کریم کو شرینی اور شہد پسند تھا۔"

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ زینب بنت جحش کے گھر میں شہد پیتے اور وہاں ٹھہرتے تھے۔ پھر میں نے اور حفصہ نے ایسے کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آپ (زینب کے یہاں سے شہد پی کر آنے کے بعد) داخل ہوں تو وہ کہے کہ کیا آپ نے مغافیر (ایک درخت کی گوند) کھائی ہے؟ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے (چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو یہی کہا گیا) آپ نے فرمایا:

لا ولكني كنت اشرب عسلا عند زينب ابنة جحش.

"نہیں (میں نے مغافیر نہیں کھائی) البتہ زینب بنت جحش کے ہاں سے شہد پیا تھا۔"(۲۹)

نبی کریم شہد کا شربت بھی نوش فرماتے تھے۔(۳۰)

شہد کا شربت بدن کے لیے بہت نفع بخش اور صحت بخش ہے، اس سے برودت پیدا ہوتی ہے، چنانچہ امام ابن قیم لکھتے ہیں:

آپ سرد پانی کے ساتھ شہد ملا کر پیتے اور حفظانِ صحت کے لیے یہ ایک ایسا اصول ہے جس کی صرف فاضل اطباء ہی معرفت رکھتے ہیں، چنانچہ اگر اسے اس طرح پیا جائے یا بلغم کی حالت میں چاٹا جائے تو یہ بلغم کو کاٹتا ہے اور معدہ کی جھلی کو دھوتا ہے۔ اور اس کے مادہ لزج میں جلا پیدا کرتا ہے، اس کے فضلات کو دور کرتا ہے۔ تسخین کرتا ہے اور سدّے کھولتا ہے۔ جگر اور گردے اور مثانے میں بھی اس کا یہی اثر ہوتا ہے، اور یہ معدہ کے لیے دوسری قسم کی شیرینیوں سے کہیں زیادہ نافع ہے۔(۳۱)

خود تیار کردہ مشروبات

نبی کریم قدرتی اشیاء سے بعض دیگر مشروبات بھی تیار کرواتے تھے، جیسے کچی لسی اور نبیذ۔

(۱) کچی لسی

دودھ سے دہی، مکھن، پنیر کے علاوہ ایک مشروب جسے لسی کہا جاتا ہے بنایا جاتا ہے۔ نبی کریم کے پسندیدہ مشروبات میں سے کچی لسی بھی ہے، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ انصار کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک رفیق (ابو بکر) بھی تھے ان سے آپ نے فرمایا:

ان كان عندک ماء بات هذه الليلة فى شنة والا كرعنا.

”اگر تمہارے یہاں اسی رات کا باسی پانی کسی مشکیزے میں رکھا ہوا ہو (تو ہمیں پلاؤ) ورنہ ہم منہ لگاکے پی لیں گے۔“

حضرت جابر نے بیان کیا کہ وہ صاحب (جن کے یہاں آپ تشریف لے گئے تھے) اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے، بیان کیا کہ ان صاحب نے کہا: یارسول اللہ! میرے پاس رات کا باسی پانی موجود ہے،آپ چھپّر میں تشریف لے چلیں۔ بیان کیا کہ پھر وہ دونوں حضرات کو ساتھ لے گئے، پھر انھوں نے ایک پیالے میں پانی لیا اور اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا اس میں دودھ نکالا۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ نے اسے پیا،اس کے بعد آپ کے رفیق (ابوبکر صدیق) نے پیا۔(۳۲)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ کو دودھ پیتے دیکھا اور آپ ان کے گھر تشریف لائے تھے (بیان کیا کہ) میں نے بکری کا دودھ نکالا اور اس میں کنویں کا تازہ پانی ملا کر (نبی کریم کو) پیش کیا۔ آپ نے پیالہ لے کر پیا۔ آپ کے بائیں طرف حضرت ابو بکر تھے اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا۔ آپ نے اپنا باقی دودھ اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ پہلے دائیں طرف والے کا حق ہے۔(۳۳)

(۲) نبیذ

نبیذ وہ آبِ شیریں ہوتا ہے جس میں کھجوروں کو میٹھا کرنے کے لیے ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ غذا اور مشروب دونوں میں داخل ہے۔ زیادتی قوت اور حفظان صحت میں ازحد نافع ہے اور سکر کے خطرہ کے پیش نظر اسے تین روز کے بعد نہیں پیتے تھے۔(۳۴)

تین دن کے بعد اس میں تخمیر کا عمل شروع ہونے کے امکان کی بنا پر آپ اس مشروب کو استعمال نہ کرتے۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک مشکیزہ لانے کا حکم دیا، اس میں کشمش اور پانی ڈال دیا گیا، یہ (نبیذ) رات کو بنایا گیا، جب صبح ہوئی تو آپ نے اس دن اس کو پیا، اگلی رات کو پیا، پھر اگلے دن شام تک پیا، آپ نے خود پیا اور (دوسروں کو) پلایا، جب اگلی صبح ہوئی تو آپ نے جو بچ گیا تھا اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے گرادیا گیا۔(۳۵)

مشروبات میں آج بھی یہی بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ جن مشروبات میں الکوحل یا نشہ پائے جانے کا خدشہ ہو انھیں استعمال نہ کریں۔ شکوک وشبہات سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔

کچی اور پکی کھجوروں اور ایک سے زیادہ اقسام کے پھلوں سے نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس سے نشہ پیدا ہو جاتا ہے، حضرت ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم نے اس کی ممانعت کی تھی کہ پختہ اور گدرائی ہوئی کھجور، پختہ کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنایا جائے۔(۳۶) آپ نے ہر ایک کو جدا جدا بھگونے کا حکم دیا۔(۳۷)

نبی کریم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص نبیذ پیے وہ صرف کشمش کا نبیذ پیے یا صرف خشک کھجوروں کا نبیذ پیے یا صرف کچی کھجوروں کا نبیذ پیے۔(۳۸)

سہل بن سعد ساعدی بیان کرتے ہیں کہ ابو اسید (مالک بن ربیعہ) آئے اور نبی کریم کو اپنی شادی (ولیمے) کی دعوت دی، ان کی بیوی ہی سب کام کر رہی تھیں حالانکہ وہ نئی دلہن تھیں۔ حضرت سہل نے بیان کیا، تمھیں معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ کو کیا پلایا تھا؟

انقعت له تمرات من الليل فی التور

”میں نے آپ کے لیے پتھر کے کونڈے میں رات کے وقت کھجوریں بھگودی تھیں۔“

جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو انھوں نے آپکو وہ (مشروب) پلایا۔(۳۹)

ابن حزن قشیری بیان کرتے ہیں: میں حضرت عائشہ سے ملنے گیا تو میں نے ان سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا، حضرت عائشہ نے ایک حبشی کنیز کو آواز دی اور فرمایا: ان سے پوچھو، یہی رسول اللہ کے لیے نبیذ بنایا کرتی تھیں، حبشیہ نے کہا: میں آپ کے لیے رات کو مشک میں (پھل) ڈال دیا کرتی تھی اور اس مشک کا منہ باندھ کر اس کو لٹکا دیتی تھی، جب صبح ہوتی تو آپ اس میں سے نوش فرماتے تھے۔(۴۰)

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: ہم رسول اللہ کے لیے ایک مشک میں نبیذ بناتے، اس کا اوپر کا حصہ باندھ دیا جاتا تھا، اس میں نچلی طرف کا سوراخ بھی تھا۔ ہم صبح کو (کھجور یا کشمش) ڈالتے تو آپ اسے رات کو نوش فرماتے اور رات کے وقت ڈالتے تو آپ صبح کو نوش فرماتے۔ (۴۱)

زیتون کا تیل

امام ترمذی نے روایت کیا ہے، حضرت عمر بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

كلوا الزيت وادهنوا به فانه من شجرة مباركة. (۴۲)

''زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے (جسم پر) لگاؤ، اس لیے کہ وہ مبارک درخت سے ہے۔''

ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

ائتدموا بالزيت وادهنوا به فانه من شجرة مباركة. (۴۳)

''زیتون کا تیل سالن کے طور پر استعمال کرو اور اسے (سر اور بدن) پر لگاؤ، یہ مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔''

نبی کریم بھی زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے، چنانچہ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں:

لقد مات رسول الله صلى الله عليه وسلم وما شبع من خبز وزيت، في يوم واحد مرتين.(۴۴)

''رسول اللہ رحلت فرما گئے اور کبھی ایک دن میں دو بار روٹی اور زیتون کے تیل سے سیر نہیں ہوئے۔''

بعض مشروبات وہ ہیں جو بعض ماکولات سے تیار ہوتے ہیں، گوشت کا شوربا بھی انہی میں سے ایک ہے، حضرت انس بیان کرتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه الثقل. (۴۵)''رسول اللہ کو شوربا بہت پسند تھا۔''

حجۃ الوداع میں نبی کریم قربان گاہ کی طرف بڑھے، تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے نحر کیے، پھر حضرت علی کے سپرد کر دیے اور جو بچ گئے تھے وہ انھوں نے نحر کر دیے۔ آپ نے حضرت علی کو اپنی قربانیوں میں شریک فرمایا۔ (ذبح سے فارغ ہونے کے بعد) آپ نے ہر قربانی سے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا لانے کا حکم دیا۔ انھیں ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا اور (رسول اللہ اور حضرت علی) دونوں نے ان (قربانیوں) کا گوشت کھایا:

وشربا من مرقها. ''اور دونوں نے ان کا شوربا نوش کیا۔''

نماز پڑھنے کے بعد آپ زمزم کے پاس آئے تو لوگوں نے آپ کو آب زمزم کا ڈول دیا تو آپ نے نوش کیا۔(۴۶)

شوربے میں اگر روٹی کے ٹکڑے ڈال دیے جائیں تو ثرید بن جاتا ہے۔

مشروبات کے لیے برتنوں کا استعمال

نبی کریم مشروبات کے لیے مختلف قسم کے برتن استعمال کرتے تھے، (گزشتہ احادیث میں بھی بعض کا ضمناً تذکرہ ہوا ہے۔)

ایک برتن تور (کونڈا) ہوتا تھا جس میں نبی کریم کے لیے نبیذ بھگوئی جاتی تھی۔(۴۷)

یہ کونڈا پتھر کا بنا ہوا تھا۔(۴۸)

نبی کریم نے بن لاکھ لگے گھڑے میں بھی نبیذ بھگونے کی اجازت دی تھی۔(۴۹)

نبی کریم کے لیے ایک مشک میں نبیذ بھگویا جاتا تھا، اس کا منہ باندھ کر اسے لٹکا دیا جاتا تھا۔(۵۰)

مشروبات پینے کے لیے نبی کریم ڈول بھی استعمال کرتے تھے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زمزم کا پانی، اس کے ایک ڈول سے کھڑے کھڑے پیا۔(۵۱)

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم نے بیت اللہ کے قریب پانی مانگا تو حضرت عبد اللہ بن عباس ڈول لے کر آپ کے پاس آئے۔(۵۲)

نبی کریم مشروبات پینے کے لیے زیادہ تر پیالہ استعمال کرتے تھے، ایک دفعہ آپ سقیفہ بن ساعدہ میں اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے، آپ نے حضرت سہل سے پانی مانگا تو حضرت سہل نے پیالے میں آپ کو پانی پلایا، حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت سہل سے وہ پیالہ بطور ہبہ مانگ لیا، حضرت سہل نے وہ پیالہ ان کو ہبہ کر دیا۔(۵۳)

حضرت انس بیان کرتے ہیں:

لقد سقيت رسول الله ﷺ بقدحي هذا، الشراب كله: العسل والنبيذ والماء واللبن.(۵۴)

"میں نے اپنے اس پیالے سے رسول اللہ کو ہر قسم کا مشروب پلایا ہے: شہد، نبیذ، پانی اور دودھ۔"

عاصم بن احوال بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم کا پیالہ حضرت انس کے پاس دیکھا ہے، وہ ٹوٹ گیا تھا تو حضرت انس نے اسے چاندی سے جوڑ دیا تھا۔ پھر حضرت عاصم نے بیان کیا کہ وہ عمدہ چوڑا پیالہ ہے چمکدار لکڑی کا بنا ہوا۔ اس پیالے سے حضرت انس نے نبی کریم کو بار بار پلایا تھا۔ اس پیالے میں لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ حضرت انس نے چاہا کہ اس کی جگہ چاندی یا سونے کا حلقہ جڑوا دیں۔ لیکن ابو طلحہ نے ان سے کہا: جسے رسول اللہ نے بنایا ہے اس میں ہر گز کوئی تبدیلی نہ کرو چنانچہ انہوں نے یہ ارادہ چھوڑ دیا۔(۵۵)

حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک ہمیں دکھانے کے لیے ایک لکڑی کا مضبوط، موٹا اور لوہے کا پترا چڑھا ہوا پیالہ لے کر آئے اور فرمانے لگے: اے ثابت!

هذا قدح رسول الله صلى الله عليه وسلم. (۵۶)

"یہ اللہ کے رسول کا پیالہ ہے۔"

بعض احادیث میں ہے کہ نبی کریم کا پانی پینے کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے ٹوٹی ہوئی جگہوں کو چاندی کی زنجیروں سے جڑوا لیا۔(۵۷)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں:

كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم قدح قوارير يشرب فيه. (۵۸)

"رسول اللہ کے پاس شیشے کا ایک پیالہ تھا۔ آپ اس میں (پانی وغیرہ) پیا کرتے تھے۔"

بعض برتن وہ بھی تھے کہ شراب حرام ہونے کے بعد ان کے استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی تھی تا کہ شراب کا شائبہ تک باقی نہ رہے۔ اکثر احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب شراب کی حرمت نئی نئی نازل ہوئی تھی کہ کہیں شراب کے برتنوں میں نبیذ بھگوتے بھگوتے لوگ پھر شراب کی طرف مائل نہ ہو جائیں، جب شراب کی حرمت دلوں پر جم گئی تو

آپ نے جن برتنوں کے استعمال سے روکا تھا تو آپ نے یہ پابندی ختم کردی، محدثین کی ان احادیث پر تبویب کے الفاظ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب انصار نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو ان کے علاوہ اور برتن نہیں ہیں تو آپ نے ان کو ان برتنوں میں ہی نبیذ بنانے کی اجازت دے دی۔(۵۹)

حضرت بریدہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''میں نے تم کو کچھ برتنوں سے منع کیا تھا، برتن کسی چیز کو حلال کرتے ہیں نہ حرام، البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''(۶۰)

ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

فاشربوا فی کل وعاء، غیر ان لا تشربوا مسکرا (۶۱)

''(اب) ہر برتن میں پیو، مگر کوئی نشہ آور چیز نہ پیو۔''

رسول اللہ کے پینے کا طریق کار

نبی کریم کا عام معمول یہی تھا کہ آپ بیٹھ کر مشروبات پیتے تھے اور اسی بات کی تلقین کرتے تھے، لہٰذا کھڑے ہو کر پینا بہتر نہیں، البتہ اگر کوئی کھڑے ہو کر پی لے تو گنہگار نہیں ہوگا، کیونکہ یہ حرام نہیں ہے، اور نہی کو تنزیہ پر محمول کیا جائے گا۔ جن روایات میں نبی کریم کا کھڑے ہو کر پینے کا تذکرہ ہے وہ بیانِ جواز اور تیسیر کے لیے ہے، امام محمد بن حسن شیبانی بیان کرتے ہیں، امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ایک بیان کرنے والے نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق، عثمان غنی اور علی المرتضی کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔ امام محمد کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔ ہمارے نزدیک کھڑے ہو کر پینے میں کوئی حرج نہیں، یہی امام ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔(۶۲)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ کھڑے ہو کر بھی پانی پی لیتے تھے اور بیٹھ کر بھی۔(۶۳)

تاہم جن مواقع پر آپ کے کھڑے ہو کر پینے کا تذکرہ ہے وہ اکثر وہی ہیں جن میں بیٹھ کر پینا دشوار ہوتا ہے، جیسے کہ وضو کا بچا ہوا پانی نوش کرنا،(۶۴) حضرت کبشہ کے گھر میں لٹکی ہوئی مشک سے پینا،(۶۵) ڈول سے زمزم پینا(۶۶)، حضرت ام سلیم کے معلق مشکیزے سے پانی پینا(۶۷) وغیرہ۔

مشروبات پینے کے لیے دایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے، چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینه واذا شرب فلیشرب بیمینه فان الشیطان یاکل بشماله ویشرب بشماله. (۶۸)

''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے، اور جب تم میں سے کوئی شخص پیے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔''

دائیں ہاتھ کے ساتھ پینے سے مراد یہ ہے کہ پیالہ یا گلاس وغیرہ دائیں ہاتھ میں پکڑ کر منہ کو لگانا چاہیے، بائیں ہاتھ میں برتن پکڑ کر دائیں ہاتھ سے معمولی ٹیک دینے سے دائیں ہاتھ سے پینا شمار نہیں ہوگا، اگر پیتے وقت گلاس وغیرہ کو دو ہاتھوں سے پکڑنے کی ضرورت ہو تو جس ہاتھ سے ٹیک دی جائے وہ بایاں ہونا چاہیے نہ کہ دایاں۔

مشروبات پیتے ہوئے برتن میں سانس لینا یا مشروب میں پھونک مارنا جائز نہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔(۶۹) ابن عباس بیان کرتے ہیں

کہ رسول اللہ پینے کی چیز میں پھونک نہیں مارا کرتے تھے۔ (۷۰)

اسی طرح ارشاد نبوی ہے:

اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء. (۷۱)

''جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔''

نبی کریم تین سانسوں میں پانی پیتے تھے۔ (۷۲)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ پینے کی چیز میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے، اور فرماتے تھے:

انه اروی وابرأ وأمرأ.

''یہ (طریقہ) زیادہ سیر کرنے والا، زیادہ محفوظ اور زیادہ مزیدار ہے۔''

حضرت انس نے کہا: میں (بھی) پینے کی چیز میں تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔ (۷۳)

تین سانسوں میں اس وقت مشروب پیا جاتا ہے جب پینے کے دوران میں سانس لینے کی حاجت ہو ورنہ ایک یا دو سانس میں پینا بھی جائز ہے، چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء، فاذا اراد ان یعود فلینح الاناء ثم لیعد، ان کان یرید. (۷۴)

''جب کوئی شخص (پانی وغیرہ) پیے تو اسے برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے۔ اگر دوبارہ پینا چاہے تو برتن (منہ سے) ہٹائے، پھر چاہے تو دوبارہ (مزید) پی لے۔''

مشروب پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''اللہ اس بات پر بندے سے راضی ہوتا ہے کہ وہ ایک کھانا کھائے اور اس پر اللہ کی حمد کرے یا پینے کی کوئی چیز (پانی، دودھ وغیرہ) پیے اور اس پر اللہ کی حمد کرے۔'' (۷۵)

حضرت ابوایوب انصاری کا بیان ہے کہ رسول اللہ جب کچھ کھاتے پیتے تو یوں کہا کرتے تھے:

الحمد لله الذی اطعم وسقی وسوغه، وجعل له مخرجا. (۷۶)

''حمد اس اللہ کی جس نے کھلایا، پلایا، اسے خوشگوار بنایا اور اس کے باہر نکلنے کا بھی راستہ بنادیا۔''

خلاصۂ بحث:

نبی کریم قدرتی مشروبات کو پسند کرتے، آپ نے قدرتی مشروبات کی تینوں اقسام پانی، دودھ اور شہد استعمال کی ہیں۔ آپ کو ٹھنڈا میٹھا مشروب بہت پسند تھا۔

آپ کو چشمے کا پانی بھی مرغوب تھا، آپ کے لیے سقیا چشمے کا پانی لایا جاتا تھا۔

دودھ کو پسند کرنا انسانی فطرت میں شامل ہے، سفر معراج میں جب نبی کریم کو بعض مشروبات میں اختیار دیا گیا تو آپ نے دودھ لیا۔ اونٹنی کا دودھ نبی کریم کو ہدیے میں بھیجا جاتا تھا۔ آپ نے دودھ کے لیے بکریاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ آپ تازہ دودھ کو پانی بالخصوص باسی پانی میں ملا کر پیتے۔ بعض اوقات کنویں کا تازہ پانی دودھ میں ملا کر پیتے۔ شہد جس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے، آپ کو پسند تھا، بعض بیماریوں کے علاج کے لیے آپ نے تجویز کیا جس سے شفایابی ہوئی۔ نبی کریم شہد کو سرد پانی میں ملا کر بھی پیتے، اس سے معدے کی جھلی دھل جاتی ہے۔ حصولِ قوت و صحت کے لیے نبیذ بھی بہت مفید ہے۔ نبی کریم کے لیے کشمش یا کھجور کو پانی میں بھگو کر رکھ دیا جاتا اور اسے تین دن کے اندر اندر استعمال کر لیتے تھے۔ نبی کریم زیتون کا تیل بھی استعمال کرتے تھے۔

ماکولات سے تیار شدہ مشروبات بھی آپ نوش فرمایا کرتے تھے، گوشت کا شوربا بھی آپ نوش کرتے تھے۔ قربانی کے گوشت کا شوربا آپ بہت اہتمام سے پیتے تھے۔ان مشروبات کے استعمال کے لیے نبی کریم درج ذیل برتن استعمال کرتے تھے: پتھر کا کونڈا، گھڑا، ڈول، چمکدار لکڑی سے بنا ہوا پیالہ، شیشے کا بنا ہوا پیالہ، چمڑے کی مشک وغیرہ۔

نبی کریم اکثر بیٹھ کر مشروبات پیتے، تاہم کھڑے ہو کر پینا گناہ نہیں کیونکہ نبی کریم سے کھڑے ہو کر پانی پینا بھی ثابت ہے۔ مشروبات پینے کے لیے دایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے۔ نبی کریم کا بھی یہی طریقہ تھا۔ جس برتن سے کوئی شخص پانی پی رہا ہو اس میں سانس لینا جائز نہیں اور نہ اس میں پھونک مارنا جائز ہے۔ نبی کریم نہ تو برتن میں سانس لیتے اور نہ پھونک مارتے۔ مشروبات اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں ان کے استعمال پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا مسنون ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) الانبیاء: ۲۱/۳۰.

(۲) بخاری، محمد بن اسماعیل، امام: الجامع الصحیح، کتاب الاطعمة، باب الربا‎ء، حدیث: ۵۴۳۳، ۵۴۳۹؛ مسلم، بن حجاج القشیری، امام، الصحیح، کتاب الاشربة، باب جواز اکل المرق، حدیث: ۲۰۴۱، ۱۶۵/۴، ۱۶۶، دارالسلام، ۳۶۔ لوئر مال سیکرٹریٹ، لاہور۔

(۳) الواقعة: ۵۶/۶۸۔۷۰.

(۴) المرسلٰت: ۷۷/۲۷.

(۵) یہ جگہ مسجد نبوی کی شمالی جانب ہے۔ اب یہ باغ والی جگہ مسجد نبوی کی سعودی توسیع کے بعد مسجد کے ہال میں آچکی ہے۔

(۶) الجامع الصحیح، کتاب الاشربة، باب استعذاب الماء، حدیث: ۵۶۱۱، ۲۳۵/۷، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، ط: ۲۰۰۹.

(۷) ترمذی، محمد بن عیسی، امام؛ السنن، ابواب الاشربة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء ای الشراب کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ۱۸۹۵، ۶۸۸/۲، مکتبہ بیت السلام، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور، ط: ۲۰۱۶ء۔

(۸) ابوداؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، امام: السنن، کتاب الاشربة، باب فی ایکاء الانیة، حدیث: ۳۷۳۵، ۹۰۴/۳، ۹۰۵، دارالسلام، ۳۶۔ لوئر مال سیکرٹریٹ، لاہور۔

(۹) الصحیح لمسلم، کتاب الاشربة، باب جواز استتباعه غیره الی دار من یثق برضاه بذالک، حدیث: ۲۰۳۸، ۱۵۷/۴۔ ۱۵۸.

(۱۰) الجامع الصحیح، کتاب الهبة وفضلها والتحریض علیها، حدیث: ۲۵۶۷، ۵۷۲/۳۔ ۵۷۳، الصحیح لمسلم، کتاب الزهد والرقاق، وباب الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر، حدیث: ۲۹۷۲؛ ۴۸۹/۵۔ ۴۹۰.

(۱۱) الصحیح لمسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب الدنیا سجن للمومن وجنة للکافر، حدیث: ۲۹۷۲، ۴۸۹/۵.

(۱۲) الجامع الصحیح، کتاب مناقب الانصار، باب ویوثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة، حدیث: ۳۷۹۸، ۱۸۲/۵۔ ۱۸۳؛ الصحیح لمسلم، کتاب الاشربة، باب اکرام الضیف وفضل ایثاره، حدیث: ۲۰۵۴، ۱۷۹/۴۔ ۱۸۰. یہی وہ مشہور واقعہ ہے کہ جس میں انھوں نے بہانے سے چراغ گل کر دیا تھا۔ اپنے بچوں کو بہلا کر سلا دیا اور مہمان کی

خدمت کی جس پر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوئے۔

(۱۳) الجامع الصحیح، کتاب الاشربۃ، باب فی الشرب من زمزم قائما، حدیث: ۲۰۲۷، ۱۴۶/۴، ۱۴۷۔

(۱۴) القرآن الکریم، النحل: ۶۶/۱۶۔

(۱۵) الجامع الصحیح، کتاب الاشربۃ، باب شرب اللبن، حدیث: ۵۶۱۰، ۲۳۴/۷۔

(۱۶) ایضاً، حدیث: ۵۶۰۷، ۲۳۳/۷۔

(۱۷) الجامع الصحیح، کتاب الاشربۃ، باب شرب اللبن، حدیث: ۵۶۰۵۔۵۶۰۶، ۲۳۳/۷۔

(۱۸) الصحیح لمسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن للمومن وجنۃ للکافر، حدیث: ۲۹۷۲، ۴۹۰/۵۔

(۱۹) الصحیح لمسلم، کتاب الاشربۃ، باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ، حدیث: ۲۰۵۵، ۱۸۱/۴۔۱۸۲۔

(۲۰) الجامع الصحیح، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ و تخلیھم من الدنیا، حدیث: ۶۴۵۲، ۴۲/۸، ۴۴۔

(۲۱) الجامع الصحیح، کتاب الاشربۃ، باب شرب اللبن، حدیث: ۵۶۰۴، ۲۳۲/۷۔

(۲۲) ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، امام، السنن، کتاب الطھارۃ، باب الرخصۃ فی ذلک، حدیث: ۱۹۷، ۲۰۹/۱، دارالسلام، ۳۶ لوئر مال، لاہور

(۲۳) الجامع الصحیح، کتاب الاشربۃ، باب شرب اللبن، حدیث: ۵۶۰۹، ۲۳۴/۷۔

(۲۴) السنن للترمذی، ابواب الدعوات، باب ما یقول اذا اکل طعاما، حدیث: ۳۴۵۵، ۴۱۸/۴؛ ترمذی، محمد بن عیسی بن سورۃ، ابوعیسی، امام؛ الشمائل المحمدیۃ، ص: ۴۱۳، انصار السنۃ پبلی کیشنز، لاہور۔

(۲۵) النحل: ۶۸/۱۶۔۶۹۔

(۲۶) الجامع الصحیح، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل، حدیث: ۵۶۸۴، ۲۷۴/۷، ۲۷۵۔

(۲۷) ایضاً، الشفاء فی ثلاث، حدیث: ۵۶۸۰، ۵۶۸۱، ۲۷۳/۷، ۲۷۴۔

(۲۸) ایضاً، الدواء بالعسل، حدیث: ۵۶۸۲، ۲۷۴/۷؛ الصحیح لمسلم، کتاب الطلاق، وجوب الکفارۃ علی من حرم امراتہ ولم ینو الطلاق، ح: ۱۴۷۴، ۱۵۷/۳۔

(۲۹) الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، سورۃ التحریم، باب یا ایھا النبی لم تحرم ... ، حدیث: ۴۹۱۲، ۳۸۷/۶؛ الصحیح لمسلم، ایضاً۔

(۳۰) الجامع الصحیح، کتاب الطلاق، باب لم تحرم ما احل اللہ لک، حدیث: ۵۲۶۸؛ الصحیح لمسلم، ایضاً۔

(۳۱) ابن قیم، حافظ، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم، ۴۵۸/۳، سید رئیس احمد جعفری ندوی (مترجم)، نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی، ۱۹۹۰ء۔

(۳۲) الجامع الصحیح، کتاب الاشربۃ، باب شرب اللبن بالماء، حدیث: ۵۶۱۳، ۲۳۶/۷، ۲۳۷۔

(۳۳) ایضاً، حدیث: ۵۶۱۲، ۲۳۶/۷؛ کتاب الاشربۃ، باب استحباب ادارۃ الماء واللبن ونحو ھما علی یمین المبتدی، حدیث: ۲۰۲۹، ۱۴۸/۴۔

(۳۴) زاد المعاد: ۴۶۸/۳۔

(۳۵) الصحیح لمسلم، کتاب الاشربۃ، باب اباحۃ النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا، حدیث: ۲۰۰۴، ۱۳۰/۴۔

(۳۶) مختلف اوصاف کی حامل اشیاء سے جب نبیذ بنایا جاتا ہے تو اس سے نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بہت سے سافٹ ڈرنکس (Soft Drinks) جن میں کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس (CO_2) موجود ہوتی ہے ان کی تیاری کے مراحل میں الکوحل کی کچھ نہ کچھ مقدار پیدا ہو جاتی ہے، جیسا کہ کوکا کولا کے ترجمان نے یہ موقف اختیار کیا کہ کوکا کولا کی تیاری کے دوران بعض اجزاء کے باہمی تعامل سے الکوحل بن جاتا ہے۔

(http: //www.channeistv.com. 27/06/2012/coke-and Pepci-contain-alocohol)

(۳۷) الجامع الصحیح، کتاب الاشربة، باب من رأى ان لا یخلط البسر والتمر... حدیث: ۵۶۰۱، ۵۶۰۲؛ الصحیح لمسلم، کتاب الاشربة، باب کراهیة انتباذ التمر والزبیب مخلوطین، حدیث: ۱۹۸۸، ۱۰۷/۴.

(۳۸) الصحیح لمسلم، ایضاً، حدیث: ۱۹۸۷، ۱۰۶/۴.

(۳۹) الجامع الصحیح، کتاب الاشربة، باب الانتباذ فی الاوعیة والتور، حدیث: ۵۵۹۱، ۲۲۶/۷؛ الصحیح لمسلم، کتاب الاشربة، باب اباحة النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا، حدیث: ۲۰۰۶، ۱۳۰/۴، ۱۳۱.

(۴۰) الصحیح لمسلم، ایضاً، حدیث: ۲۰۰۵، ۱۳۰/۴.

(۴۱) ایضاً.

(۴۲) السنن، ابواب الاطعمة، باب ما جاء فی اکل الزیت، حدیث۱۸۵۱، ۲۶۵/۲-۲۶۶.

(۴۳) ابن ماجة، محمد بن یزید القزوینی، امام؛ السنن، ابواب الاطعمة، باب الائتدام بالخل، حدیث: ۳۳۱۹، ۵۱۶/۴، دارالسلام، اردو بازار لاہور۔

(۴۴) الصحیح لمسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب الدنیا سجن للمومن وجنةللکافر، حدیث: ۲۹۷۴، ۴۹۰/۵.

(۴۵) احمد، بن حنبل، امام؛ المسند، حدیث: ۱۳۳۳۲، دارالفکر، بیروت.

(۴۶) الصحیح لمسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث: ۱۲۱۸، ۶۱۶/۲، ۶۱۹.

(۴۷) الجامع الصحیح، کتاب الاشربة، باب الانتباذ فی الاوعیة والتور، حدیث: ۵۵۹۱، ۲۲۶/۷.

(۴۸) ایضاً، کتاب النکاح، باب قیام المرأة علی الرجال فی العرس وخدمتهم بالنفس، حدیث: ۵۱۸۲، ۵۷۳/۶.

(۴۹) الجامع الصحیح، کتاب الاشربة، باب ترخیص النبی صلی الله علیه وسلم فی الاوعیة والظروف بعد النهی، حدیث: ۵۵۹۳، ۲۲۷/۷.

(۵۰) الصحیح لمسلم، کتاب الاشربة، باب اباحة النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا، حدیث: ۲۰۰۵، ۱۳۰/۴.

(۵۱) ایضاً، باب فی الشرب من زمزم قائما، حدیث: ۲۰۲۷، ۱۴۶/۴.

(۵۲) ایضاً، ۱۴۷/۴.

(۵۳) الجامع الصحیح، کتاب الاشربة، باب الشرب من قدح النبی ﷺ، حدیث: ۵۶۳۷، ۲۴۷/۷، ۲۴۸؛ الصحیح لمسلم، کتاب الاشربة، باب اباحة النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا، حدیث: ۲۰۰۷، ۱۳۲/۴.

(۵۴) الصحیح لمسلم، ایضا، حدیث: ۲۰۰۸.

(۵۵) الجامع الصحیح، کتاب الاشربة، باب الشرب فی قدح النبی صلی الله علیه وسلم وانیته، حدیث: ۵۶۳۸، ۲۴۸/۷.

(۵۶) الشمائل المحمدیة، باب ما جاء فی قدح رسول الله صلی الله علیه وسلم، ص: ۴۰۰.

(۵۷) الجامع الصحیح، کتاب فرض الخمس، باب ما ذکر من درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعصاہ وسیفہ وقدحہ وخاتمہ، حدیث: ۳۱۰۹، ۳۶۲/۴.

(۵۸) سنن ابن ماجۃ، ابواب الاشربۃ، باب الشرب فی الزجاج، حدیث: ۳۴۳۵، ۵۷۶/۴۔۵۷۷.

(۵۹) الجامع الصحیح، کتاب الاشربۃ، باب ترخیص النبی ﷺ فی الاوعیۃ والظروف بعد النھی، حدیث: ۵۲۹۲، ۲۲۷/۷.

(۶۰) الصحیح لمسلم، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن الانتباذ فی المزفت والدباء والحنتم والنقیر، وبیان انہ منسوخ، وانہ الیوم حلال، مالم یصر مسکرا، حدیث: ۹۷۷، ۱۲۲/۴.

(۶۱) ایضاً.

(۶۲) محمد، بن حسن الشیبانی، امام؛ الموطا، کتاب السیر، باب الشرب قائما، حدیث: ۸۷۸، ص: ۴۷۹، حافظ نذر احمد (مترجم)، اسلامی اکادمی، اردو بازار لاہور۔

(۶۳) نسائی، احمد بن شعیب، امام؛ السنن، کتاب السھو، باب الانصراف من الصلاۃ، حدیث: ۱۳۶۲، دارالسلام، ۳۶۔ لوئر مال، لاہور۔

(۶۴) الجامع الصحیح، کتاب الاشربۃ، باب الشرب قائما، حدیث: ۵۶۱۶، ۲۳۸/۷.

(۶۵) السنن للترمذی، ابواب الاشربۃ، باب ما جاء فی الرخصۃ فی ذلک، حدیث: ۱۸۹۲، ۶۸۷/۲.

(۶۶) الجامع الصحیح، ایضاً، حدیث: ۵۶۱۷، الصحیح لمسلم، کتاب الاشربۃ، باب فی الشرب من زمزم قائما، حدیث: ۲۰۲۷، ۱۴۶/۴.

(۶۷) الشمائل المحمدیۃ، ص: ۴۲۲؛ الدارمی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن التمیمی، امام؛ کتاب الاشربۃ، باب فی الشرب قائما، ۱۰۹/۲، انصار السنۃ پبلیکیشنز، لاہور.

(۶۸) الصحیح لمسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشراب واحکامھما، حدیث: ۲۰۲۰، ۱۴۲/۴.

(۶۹) السنن لابی داؤد، کتاب الاشربۃ، باب فی النفخ فی الشراب والتنفس فیہ، حدیث: ۳۷۲۸، ۸۹۹/۳۔۹۵۵.

(۷۰) السنن لابن ماجۃ، ابواب الاشربۃ، باب النفع فی الشراب، حدیث: ۳۴۳۰، ۵۷۴/۴.

(۷۱) الجامع الصحیح، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن التنفس فی الاناء، حدیث: ۵۶۳۰، ۲۴۴/۷.

(۷۲) ایضاً، حدیث: ۵۶۳۱، الصحیح لمسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراھۃ التنفس فی نفس الاناء واستحباب التنفس ثلاثا خارج الاناء، حدیث: ۲۰۲۸، ۱۴۷/۴.

(۷۳) الصحیح لمسلم، ایضاً، ۱۴۷/۴۔۱۴۸.

(۷۴) السنن لابن ماجۃ، ابواب الاشربۃ، باب التنفس فی الاناء، حدیث: ۳۴۲۷، ۵۷۳/۴.

(۷۵) الصحیح لمسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب استحباب حمد اللہ تعالیٰ بعد الاکل والشرب، حدیث: ۲۷۳۴، ۲۰۶/۵.

(۷۶) السنن لابی داؤد، کتاب الاطعمۃ، باب ما یقول الرجل اذا طعم، حدیث: ۳۸۵۱، ۹۷۱/۳۔۹۷۲.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆